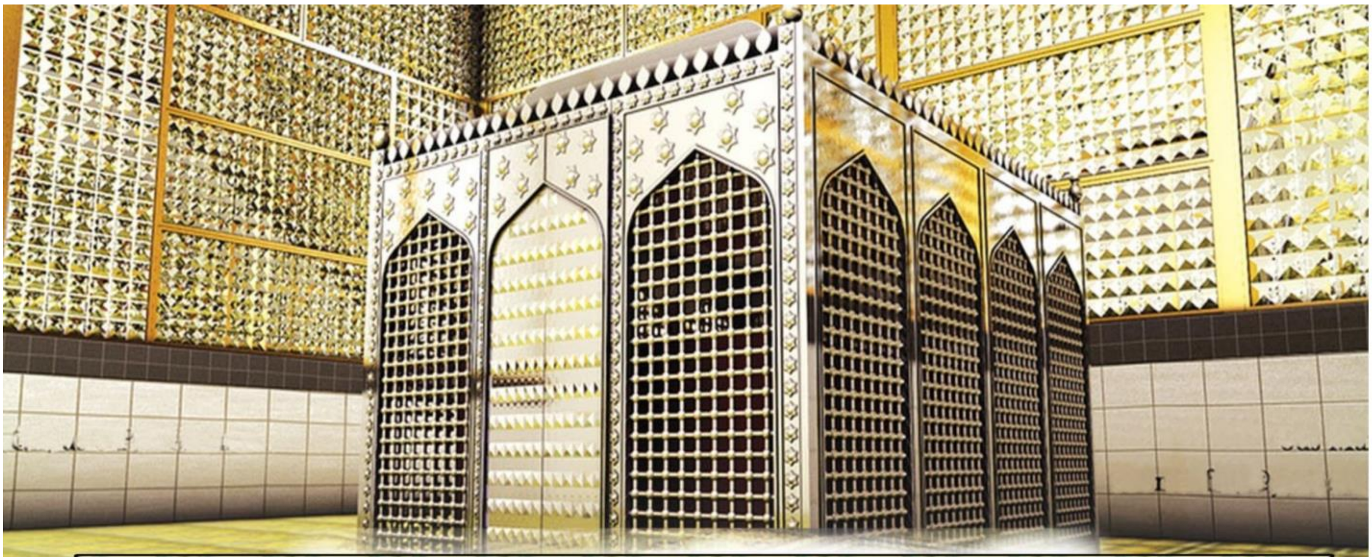


إِمَاطَةُ الأَذىٰ عَنْ نَسَبِ غَوْثِ الْوَرَىٰ



غوث الوریٰ

تصنیف لطیف

حضور فیضِ ملّت مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ ابو الصالح مُفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُ اللّٰہَ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

پیشِ لفظ

فقیر نے مناظرہ شیعہ کی مشہور کتاب "کلید مناظرہ" میں دیکھا اُس کے مصنّف نے سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیادت (سرداری، بزرگی، امامت) کا انکار کیا بلکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہودیوں کا دلال لکھ مارا (معاذاللہ)۔خون کھول گیا فوراً اُس کے ازالہ میں یہ رسالہ لکھ کر اس کا نام "إِمَاطَةُ الاَذَیٰ عَنۡ نَسَبِ غَوۡثِ الۡوَرَیٰ" رکھ دیا۔ یہ رسالہ پہلے ایک مجموعہ کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔اب اسے ترمیم و اضافہ کے ساتھ علیحدہ مُرتب کیا گیا ہے۔اِس کی تدوین میں حضرت مولانا ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری کراچی نے کافی محنت کی ہے جبکہ ان کے ہونہار بھائی مولانا محمد سرفراز احمد اختر القادری نے تصحیح میں بھرپور تعاون فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں اہلِ علم برادران کو دین و دنیا میں خوب نوازے۔(آمین)

اس موضوع پر مزید تحقیق مطلوب ہو تو فقیر کا رسالہ "کیا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید نہیں؟" دیکھیں۔

وما توفیقی الا باللّٰہ وصلی اللّٰہ علیٰ حبیبہ الاعلیٰ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور، پاکستان

غوثیہ نسب نامہ: عارف باللہ حضرت مولانا جامی اپنی مشہور کتاب ''**نفحات الانس**'' اور علامہ ابوالفرج عبدالرحمن شہاب معروف بہ ابنِ رجب ''طبقاتِ حنابلہ'' میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحیح النسب سادات ''حسنی'' لکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں ''**قلادۃ، نزھت، بھجۃ** اور **طبقات، فوات الوفیات**'' وغیرہ طبقات بھی ہم زبان ہیں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح نسب ''حسنی حسینی'' تھے۔[1]

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ شیخ عبدالقادر بن ابی صالح ابنِ موسیٰ بن عبداللہ بن یحییٰ، زاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بطونی، بن عبداللہ المحض، بن حسن، بن امام ہمام سیّدنا حسن، گویا گیارہ (۱۱) واسطوں سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ نسب حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ محترمہ کی طرف سے حسینی ہیں اور پندرہ (۱۵) واسطوں سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ نسب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے۔ (تفصیل آگے آتی ہے)۔

طعن: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انگریز ایرانی النسل اور شیعہ سرے سے ''سیّد'' نہیں مانتے۔ انگریز کے سوال کا جواب مندرجہ ذیل عبارت سے پڑھئے اور شیعہ کی عبارات اور اُس کے جوابات آنے والے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔ یہ غلط خیال ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایرانی النسل تھے۔ اِس دعویٰ کے لئے کوئی سند پیش نہیں کی جاسکتی ہے اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عربی النسل نہ ہوتے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معاصرین (ہم زمانہ) خصوصاً وہ علماء جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ (ادب سے بیٹھا) کرتے تھے مثلاً مفتی عراق ابوبکر عبد اللہ بن نصر بن حمزہ البکری البغدادی اپنی کتاب ''**انوار الناظر**'' میں جو حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت سے متعلق ہے اِس کا تذکرہ ضرور کرتے۔ ''ایرانی، حبشی، زنجی (نیگرو) یاتُرکی نسبت کو نہ اُس زمانے میں مسلمان پست تصوّر کرتے تھے اور نہ قُرونِ وُسطیٰ[2] کے کسی دور میں کیونکہ ''پنج ذات'' خالِص ہندوانہ تصوّرِ حیات ہے۔ مفروضات (بغیر تحقیق کے بنائے گئے خیالات) کی دنیا وسیع ہے بلکہ بعض اوقات گھناؤنی (خطرناک) بھی نظر آتی ہے اور شیعہ کا خیال ہے شیخ سیّد نہ تھے''۔ ملاحظہ ہو: (**کلیدِ مناظرہ، صفحہ نمبر ۴۱۴**)۔

جواب: یہ صرف شیعوں کی مُتَعَصّبانہ چال (تعصب بھری سازش) ہے۔ وہ صرف اِس لئے کہ حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیعہ عقائد کی بھرپور تَردید فرمائی ہے۔ اُن کا قاعدہ ہے کہ جو اُن کے نَظریات کا مُخالِف ہو اُسے سَبّ و شَتم (گالی گلوچ) اور اِلزام تراشی وبہتان بازی سے نوازتے ہیں یہاں تک کہ اُنہوں نے آئمّہ زادوں کو معاف نہیں کیا مثلاً حضرت زید بن علی (زین العابدین) بن حسین بن علی ابنِ ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[1] (نفحات الأنس من حضرات القدس مترجم، شیخ محي الدين عبدالقادر جيلي، ص ۵۳۱، شبیر برادرز، اُردو بازار، لاہور، دسمبر ۲۰۰۲ء)

(قلائد الجواهر فی مناقب عبد القادر، ص3، المطبعة العثمانية، 1885م)

(قلادة النحر في وفيات أعيان الدهر، العشرون الرابعة من المائة السادسة، 2474 - [عبد القادر الجيلاني]، 232/4، دار المنهاج – جدة، الطبعة: الأولى، 1428 هـ 2008م)

(فوات الوفيات، حرف العين، 295-(1)، الشيخ عبد القادر الجيلي الحنبلي، 373/2، إحسان عباس، الناشر: دار صادر بيروت)

[2] قرونِ وسطیٰ سے مراد وہ تاریخی دور ہے جو عام طور پر 5ویں صدی عیسوی سے لے کر 15ویں صدی عیسوی تک شمار کیا جاتا ہے۔ یہ دور یورپ کی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتا ہے اور اسے عام طور پر Middle Ages یا Medieval Period کہا جاتا ہے۔ ط۔ ضیائی

کے پوتے اور حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے کو کافر کہتے ہیں حالانکہ وہ عالم، متقی اور پرہیز گار تھے۔ مروانیوں[3] کے ہاتھ شہید ہوئے اور اُن کے صاحبزادے حضرت یحییٰ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی دشمن ہیں اور ایسے ہی ابراہیم بن موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جعفر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی کو بھی کذّاب (جھوٹا) کہا پھر حسن بن مثنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوراُن کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ محض رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کے بیٹے حضرت محمد ملقب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہ نفس زکیہ کو کافرو مرتد لکھتے ہیں اور ابراہیم بن عبداللہ اور زکریا بن محمد باقر اور محمد بن عبد اللہ بن حسین بن حسن اور محمد بن قاسم بن حسن اور یحییٰ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ حضرت زید بن امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتوں میں سے ہیں اُن سب کو "کافرو مرتد" کہتے ہیں (معاذاللہ)۔ اسی طرح وہ تمام سادات حُسینیہ وحسنیہ جو حضرت زید بن علی امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت اور بزرگی کے قائل ہیں سب کو گمراہ جانتے ہیں۔ تفصیل اور حوالہ جات فقیر کی کتاب ''آئینہ شیعہ مذہب'' میں ملاحظہ ہو۔

بناءبریں (اس وجہ سے) اگر وہ غوثِ جیلانی، محبوبِ سُبحانی، قطبِ ربّانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں دیں اور بُت پرستوں اور یہودیوں کا چودہری لکھیں (معاذاللہ) تو مجبور ہیں ورنہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نسب مبارک کو تاریخ نے سورج سے زیادہ واضح کیا ہے۔

دلائل از کُتبِ شیعہ: شیخ احمد بن محمود اکبر آبادی نے "تذکرۃ السادات" میں لکھا ہے کہ

"سلسلہ انساب پدری حضرت قطبِ ربانی بحر المِعانی شیخ الجن و الانس شیخ عبدالقادر جیلانی موسیٰ جون بن عبداللہ المحض بن حسن مثنی بن امام حسن علیہ السلام مفتہی می شود"[4]

کتاب مذکور کی عبارت مسطورِ بالا لکھ کر منکرین کو یعنی شیعوں کو یوں سمجھاتے ہیں کہ

"ہر کہ طعن بر ایشاں دارد ازروئے عقائددارد نہ ازروئے نسب و اگر طعن ازروئے نسب باشد لاحاصل است چرا کہ درتواریخ نساباًں ماضیہ سیادت ایشاں ثابت است"

یعنی جو کوئی مذہبِ شیعہ میں اُن پر طعن (لعنت وملامت) کرتا ہے تو بوجہ اُن کے مذہب (سُنی ہونے) کے ورنہ آپ کے نسب پر کسی کو طعن کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں اگر کوئی کرے بھی تو بے وقوفی ہے اِس لئے کہ سابق دور (پچھلے زمانے) میں جتنے نسب بیان کرنے والے محققین ہیں سب کے نزدیک آپ رضی اللہ تعالیٰ

---

3) مروانیوں سے مراد بنو مروان) یعنی بنی امیہ کا وہ خاندان) ہے جس کی حکومت کا تعلق مروان بن حکم اور اس کے بعد آنے والی نسل سے تھا۔ ط۔ ضیائی۔

4) "کلیدِ مناظرہ" یہ کتاب بفرمانِ سلطان بن سلطان شاہ عالم بہادر شاہ غازی فرزند سلطان اورنگزیب جو شیعہ مذہب رکھتا تھا۔ ساداتِ کرام صحیح النسب کے بیان میں لکھی گئی اور نہایت دقّتِ نظر سے اعلیٰ درجہ کی جانچ پڑتال کے بعد تیار ہو کر عملدرآمد کے لئے پیش کی گئی، برخوردار مطبوعہ بمبئی کتاب کے ٹائیٹل پر مؤلف کی شان میں یوں لکھا ہے:

''قبلہ وکعبہ نجیب الطرفین مرتضیٰ المقلب بعلم الھدی من جدہ علی المرتضیٰ علیہ الالف التحیہ الثناء ۱۲''۔

عنہ کی سیادت (سرداری، بزرگی، امامت) مسلّم ہے۔ اِس کے بعد لکھتے ہیں کہ "سیّد قطب الدین حسنی حسینی عمزا د حضرت غوث الثقلین است"[5]

(۲) مرتضیٰ شیعی نے "بحر الانساب" میں لکھا ہے کہ

"سیّد عبد القادر جیلانی منسوب است بعبداللہ بن یحییٰ بن محمد رومی بن داؤد الامیر الکبیر بن موسیٰ ثانی الخ"۔[6]

یاد رہے کہ حضرت موسیٰ حسن مثنی کے پڑپوتے ہیں۔

(۳) "روضۃ الشہدا" میں بھی اسی طرح لکھا ہے کہ

"قطب الاقطاب سیّدی محی الدین عبدالقادر قدس سرہ' منسوب است بعبد اللہ بن یحییٰ"۔[7]

اَھلسنّت کی کتب سے دلیل: اِن کا تو کوئی شمار ہی نہیں۔ چند ایک مشاہیر (نامور، مشہور) کے اَسماء درج ذیل ہیں۔

عارف جامی ''نفحات الانس'' میں، ملا علی قاری نے ''نزھۃ الخاطر'' میں، علامہ علاؤالدین نے ''تحفۃ الابرار'' میں، علامہ اربلی نے ''تفریح الخاطر'' میں، سلالتہ الافاضل علامہ سیّد محمد مکی نے "سیفِ ربّانی" میں علامہ شیخ سراج الدین شافعی نے ''درر الجواھر''، علامہ سیّد مومن نے ''نور الابصار'' وغیرہم (رحمہم اللہ تعالیٰ) ''فی غیر ھا لایعلم عدددھم الا اللہ ورسولہ الاعلی'' (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم) فقیر صرف علامہ شہیر فہامہ بے نظیر حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری کی عبارت پیش کر کے بحث کو ختم کرتا ہے۔

الشيخ (السيد عبدالقادر الجيلاني) رضی اللّٰہ عنه سيد شريف الطرفين صحيح النسبين من الابوين الامامين الاحسنين الحسن والحسين رضي الله عنهما بحسب الابتداء الذي عليه مدار الانتهاء متواتر صحيح ثابت كظهور الشمس في رابعة النهار لا يقبل الجمجمته والنزاع والتأويل والدفاع كما عليه الاجماع رغما للمبدعة الرفضة اهل الزيغ والنفاق والشقاق والحسد حفظنا الله والمسلمين من كيد الحاسدين الضالين المضلين الدين يحسدون الناس على ما آتاهم الله من فضله وهو ارحم الراحمين فلا حاجته لاقامته الدليل على هذا النسب الشريف الواضع

الثابت المشهور كما قال الشاعر

---

[5]) یعنی "سیّد قطب الدین حسنی حسینی، حضرت غوث الثقلین کے چچازاد بھائی ہیں۔ ط۔ ضیائی۔

[6]) یعنی سیّد عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا نسب حضرت عبد اللہ بن یحییٰ بن محمد رومی بن داؤد الامیر الکبیر بن موسیٰ ثانی سے جاملتا ہے۔ ط۔ ضیائی۔

[7]) یعنی قطب الاقطاب، میرے سیّد و مرشد محی الدین عبد القادر قدس سرہ' کا نسب حضرت عبد اللہ بن یحییٰ سے جاملتا ہے۔

فلایصح فی الاذھان شئ اذا احتاج النھار الی دلیل [8] (نزھۃ الخاطر)

اسی طرح ''حجتہ البیضاء'' میں لکھا ہے کہ

"الشیخ محی الدین أبو محمد سید عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی رحمہ اللہ. نسبه الشریف من جانب الأم إلی الإمام الھمام سیدنا الإمام الحسین، ثبتت بروایات المعتدات من المعتبرات الثقات من العلماء والمحدثین والمؤرخین والفقھاء الکاملین العالمین، رحمھم اللہ تعالیٰ."

فائدہ: ہم نے اِختصار کے پیشِ نظر ان دو(۲) عبارتوں اور چند کتابوں کے اسماء پر اکتفاء کیا ہے ورنہ سینکڑوں سے تعداد آگے بڑھنا چاہتی ہے چونکہ وہ طویل لاطائل (بے فائدہ طول دینا) اور امرِ لاحاصل ہے اِسی لئے ترک کردیا۔

مُنصِف مزاج (انصاف پسند) کے لئے اتنا کافی اور ضدّی، ہٹ دھرم کے لئے دفاتر بھی ناکافی۔

والدہ محترمہ کی طرف سے نسب شریف یوں ھے:

السید الشیخ محی الدین أبو محمد عبد القادر ابن السیدہ أم الخیر أمة الجبار فاطمة بنت السید عبد اللہ الصومعی الزاھد بن الأمام جمال السید محمد، بن الأمام السید محمود بن الإمام أبي العطاء عبد اللہ بن الإمام کمال الدین عیسیٰ بن السید الإمام السید أبي علاء الدین محمد الجواد بن الإمام علي الرضا بن الإمام موسیٰ الکاظم بن الإمام جعفر الصادق بن الإمام محمد الباقر بن الإمام زین العابدین بن الإمام الھمام سید الشھداء أبي عبد اللہ الحسین بن سیدنا أمیر المؤمنین علي بن أبي طالب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

موسیٰ زہوش رفت بیک جلوہِ صفات تو عین ذات ہے نگری در تبسمی

اِن قوی دَلائل کے بعد حضور سرورِ عالم ﷺ کا ارشادِ گرامی مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَا یَجْمَعُ اللّٰہُ أُمَّتِي عَلَی ضَلَالَةٍ [9] یعنی میری اُمت کا گمراہی پر اجماع نہیں ہو سکتا۔

اور فرمایا: وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَةِ [10] یعنی جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔

[8] (نزھۃ الخاطر الفاتر للملا علي القاري، ص 12، موسسۃ الشرف بلاھور، پاکستان)

[9] (المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب العلم، الباب ومنھم یحیی بن ابی المطاع القرشی، الجزء ۱، الصفحۃ ۱۰۲، الحدیث ۳۹۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

[10] (المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب العلم، الباب ومنھم یحیی بن ابی المطاع القرشی، الجزء ۱، الصفحۃ ۱۰۲، الحدیث ۳۹۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

یعنی حق جماعت کے ساتھ ہوتا ہے اور ہم نے مضمونِ سابق(گزشتہ مضمون) میں نہ صرف اَہلسنّت وجماعت کی تَصریحات(وضاحت) پیش کی ہیں بلکہ اَہلِ تشیع کے بہت بڑے بڑے مجتہدین اور آقاؤں کی غلط فہمیوں کی تردید عبارات میں پیش کی ہیں۔اِس کے باوُجود پھر بھی کوئی ضد کرتا ہے تو اُسے بھی حضور ﷺ کے مندرجہ ذیل ارشادات غور سے پڑھنے چاہئیں: فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ [11]

یعنی جو جماعت سے ہٹ کر اپنی رائے پر ڈٹا رہے تو وہ جہنم میں جائے گا۔

اور فرمایا: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ [12]

یعنی جو بھی جماعت سے ایک بالشت بھر علیحدہ ہوتا ہے تو وہ سمجھے کہ وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال رہا ہے۔

اِن تمام دَلائل سے بھی سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے "سیّد" ہونے کا منکر ہے تو اُن کی سِیادت(بزرگی) میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوگی البتہ منکر کی بدقسمتی ہوگی اور نقصان ہوگا تو اُسی کا۔اِسی لئے کہ سورج پر تھوکنے سے تھوک اپنے منہ پر ہی پڑتا ہے۔

تمتہ بحث النسب: یاد رہے کہ نہ صرف موجودہ شیعہ سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نسب شریف کے منکر ہیں بلکہ ایک مدّت سے یہ تحریک جاری ہے سب سے پہلے ''عمدۃ المطالب فی نسب آل ابی طالب'' کے مصنّف نے یہ حرکت کی اور اِس کا مصنف زیدی شیعہ تھا۔چنانچہ "حجج الکرامہ، صفحہ ۲۳۱" میں لکھا ہے "صاحبِ کتاب عمدة المطالب فی نسب آل ابی طالب که اونیزازعلمائے زیدیه است"[13][14] پھر اُس وقت سے نہ صرف اہلسنّت نے تردیدیں کیں بلکہ علمائے شیعہ بھی اِس کی تردید میں کمربستہ ہوئے جن کے چند حوالہ جات فقیر نے اُوپر لکھ دیئے۔

بہکانے کا موجب: اصلی غرض تو اِن کی وہی ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیعہ رافضی مذہب کے رَد میں کمربستہ رہے، اِسی لئے اُن کی شخصیت کو شیعوں کے لیے گھٹانا(گرانا) ضروری ہوا۔پھر اُنہیں عوام کو غلطی میں ڈالنے کا موقع مل گیا کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لقب میں عموماً "الشیخ" لکھا جاتا ہے۔شیعہ نے کہا کہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّد نہ تھے ورنہ انہیں شیخ کیوں لکھا اور کہا جاتا ہے؟اگرچہ اُن کے مذہبی پیشواؤں نے دلائل سے سمجھایا کہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقیناً سیّد تھے۔مِنجملہ اُن کی ایک دلیل یہ بھی دی کہ "سیّد قطب الدین"، "حسنی حسینی" ہیں اور وہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے "چچیرے بھائی" ہیں۔سیّد قطب الدّین کے لقب میں بھی "شیخ" مذکور ہے اور اس کی ایک تاریخی دستاویز کتابِ شیعہ ''بحر الانساب، صفحہ ۲۴'' سے لیجئے۔مصنف ''بحر الانساب'' بعض اولادِ حسن یعنی سپاہ انگیز چچیرے برادر سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لفظ "شیخ" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"سپاه انگیزبن ابراہیم بن زید بن امام حسن از بغداد روئے بولایت دارالمرز جیلان نہاد و مدتے روزگار درشعب جبال بسربردوویراسپاه انگیزمی گفتند ازجہت آنکه باہشام بن عبدالمالک بن مروان بسیارمجادله نموده بود آخرالامربدارالمرز

---

11) (المستدرک علی الصحیحین للحاکم ، کتاب العلم ، الباب ومنهم يحيى بن ابی المطاع القرشی، الجزء ۱، الصفحة۱۰۲، الحدیث۳۹۶، دار الکتب العلمية، بيروت)

12) (سنن أبي داود، كتاب السنة، باب في قتل الخوارج، 241/4، الحديث4758، المكتبة العصرية)

(مسند الإمام أحمد، مسند الأنصار رضي الله عنهم، حديث أبي ذر الغفاري رضي الله تعالى عنه، 180/5، الحديث21051، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

13) یعنی "عمدۃ المطالب فی نسب آل ابی طالب کے مصنف بھی زیدیہ علماء میں سے ہیں۔ط،ضیائی۔

14) (آثار القيامة في حجج الكرامة، فصل نوزدهم دربيان انواع فتن و ذکر سلاطين عثمانيه استنبول، ص231، مطبع شهاجهاني ، بهوپال)

جیلان موضع کوہ پایہ وطن ساخت وذریات وے بسیاررشد تازمان خلفاء بنی عباس وآں ملعون حکم کردہ بود کہ سیّد صحیح النسب رابکشندن چوں خلفائے بنی عباسی بکوہ پایہ ناززنداں بموضع استاق رسیدنا سیداں رازجروسیاست می کردند کہ اینہا کہ دراستاچ باشند شیخ اندسید نیستند چوں آں منافقین ایں سختاں شنید ند دست ازکشتن سادات باز داشتند و ازاں زماں القاب ایشاں شیخ مذکوراست وسیادت شان مخفی بماند"۔

یعنی سپاہ انگیز ابنِ ابراہیم بن زید بن امام حسن بغداد سے پہاڑوں میں چھپ گئے اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ہشام بن عبد الملک سے اُنہوں نے جنگ کی لیکن بوجہ کمی کے پہاڑوں میں وطن بنالیا، اُس بدبخت خلیفہ نے حکم جاری کیا کہ ہر سیّد صحیح النسب کو قتل کر کے اُن کی بنیاد بھی ختم کردی جائے۔ اُنہوں نے تلاش کر کے ان حضرات کو پالیا۔ لیکن وہاں کے باسیوں (رہنے والوں) نے اُن کی جان بچانے کے لئے قسم کھائی کہ یہ لوگ شیخ ہیں۔ اس وجہ سے اُس وقت سے ان کا نام "شیخ" مشہور ہوگیا۔ اِس روایت سے شیعوں کا وہ اعتراض بھی دفع ہوگیا جو لکھا کہ "جنگی دوست عجمی ہے"۔(کلید مناظرہ، صفحہ نمبر ۲۱۵)

اِس سے اُس کا مقصد یہی ہے کہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ایک عجمی تھے اِسی لئے سیّد نہیں (لاحول ولا قوۃ) کیا عجمیت سِیادَت کو حائل ہے؟ کیا جنگی دوست کے لفظ سے سِیادَت کی نفی ہوتی ہے؟ تو پھر اس طرح سپاہ انگیز کے لفظ سے بھی ان کے چچیرے بھائی سے سِیادَت کی نفی کرنی چاہیے۔ حالانکہ وہ غلط ہے جس طرح وہ غلط ہے تو یہ بھی غلط۔ اصطلاحِ صوفیہ میں شیخ "نائب ووارثِ نبوت" کو کہا جاتا ہے۔

بہر حال شیعہ اپنی اندرونی بیماری سے غلط بیانی کرتے ہیں ورنہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق "پاکستان" کا ایک منہ پھٹ گستاخ کیپٹن ڈاکٹر مسعود الدین اپنے پمفلٹ "توحید خالص، صفحہ نمبر ۳۰" میں لکھتا ہے:

" اُسی سال (۵۹۵ھ میں) عبید اللہ بن یونس بن احمد الوزیر جلال الدین ابو المظفر الحنبلی نے وفات پائی۔ وہ شروع میں سرکاری دَفاتِر کا نگراں تھا بعد کو خلیفہ نے اُسے وزیر مقرر کردیا۔ وہ قرآن و حدیث و فقہ، حساب، انجنیئری، الجبرا اور علم النساب کا عالم اور امام تھا۔ مگر اُس نے چند اعمال سے اپنے معاملہ کو لوگوں کی نگاہ میں گرالیا اور اُن چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ اُس نے الشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کو مِسمار کر کے اُن کی اُولاد کو دربدر کردیا اور کہا جاتا ہے کہ اُس نے رات کے وقت آدمی بھیجا جس نے شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کھود ڈالی اور اُن کی ہڈیاں دریائے دجلہ کی لہروں میں پھینک دیں اور کہا کہ یہ وقف کی زمین ہے اِس میں کسی کا دفن کیا جانا حلال نہیں ہے۔"

نسبی فخر: حضور غوث الاعظم الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور سرورِ عالم ﷺ کی آل میں داخل ہونے کا فخر حاصل ہے۔ وہ اِس طرح کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدِ ماجد سیّد ابو صالح موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ نسب حضرت اِمام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ بی بی اُم الخیر امۃ الجبار فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سلسلہ نسب حضرت اِمام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے اور گلستانِ شہادت کے یہ دونوں نونہال سرورِ عالم ﷺ کے جگر گوشے، نواسے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی سیّدتنا فاطمۃ الزّہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے ہیں، اس سے یہ بات پایہ ثُبوت کو پہنچی کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نسباً "حسنی و حسینی سیّد" ہیں۔(اللّٰہ درمن قال)۔

شاہ حسن کے اک گل رعنا جناب ہیں　　　حضرتِ حسین کے درِ زیبا جناب ہیں

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دونوں نسب نامے تفصیلاً ملاحظہ ہوں:

پدری نسب نامہ: والد ماجد کی طرف سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسب یوں ہے: سیّدنا محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی بن سیّد ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن سیّد ابی عبد اللہ بن سیّد یحییٰ الزاہد بن سیّد محمد بن سیّد داؤد بن سیّد موسیٰ ثانی بن سیّد عبد اللہ ثانی بن سیّد موسیٰ الجون بن سیّد عبد اللہ المحض بن سیّد حسن المثنی بن سیّدنا امیر المؤمنین امام حسن بن سیّدنا امیر المؤمنین اسد اللہ الغالب علی ابنِ ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔[15]

مادری نسب: والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسب نامہ یوں ہے: سیّدتنا اُم الخیر امتہ الجبار فاطمہ بنتِ سیّد عبد اللہ الصومعی الزاہد بن سیّد ابو جمال بن سیّد محمد بن سیّد محمود بن سیّد ابو العطا عبد اللہ بن سیّد کمال الدین عیسیٰ بن سیّد ابو علاؤ الدین محمد الجواد بن سیّد علی الرضا بن سیّد موسیٰ الکاظم بن سیّدنا امام جعفر صادق بن سیّدنا امام باقر بن سیّدنا امام زین العابدین بن سیّدنا امیر المؤمنین امام حسین بن اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین سیّدنا علی ابنِ ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم۔

سیّد وعالی نسب در اُولیاء نورِ چشم مرتضیٰ و مصطفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصلي الله عليه وسلم

خاندانی حالات: فقیر حضور غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک خاندان کے حالات بھی عرض کرتا ہے تاکہ آئندہ تاقیامت کوئی بدبخت حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبِ عالی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیادت (بزرگی) نسبِ عالی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیادتِ نسبی کے خلاف دُریدہ دہنی (بدزبانی) نہ کرسکے۔ تفصیل تو فقیر کی ضخیم تصنیف "ہمہ خانہ چراغ" میں ہے۔ یہاں چند ایک اَسمائے گرامی مع مختصر حالات عرض کرتاہوں تاکہ مخالفین کو سمجھایا جاسکے کہ غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس صَدَف (سیپ) کے موتی ہیں۔ (ننھیال سے) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ناناکا نام عبد اللہ صومعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیلان شریف کے مشائخ میں سے ایک نہایت ہی زاہد اور پرہیزگار ہونے کے علاوہ صاحبِ فضل وکمال تھے۔ بڑے بڑے مشائخِ کرام سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرفِ ملاقات حاصل کیا، سرگروہِ زہاد (زاہدوں کے سردار) تھے۔

شیخ ابو عبد اللہ محمد قزوینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مستجاب الدعوات تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی شخص سے ناراض ہوتے تو اللہ تعالیٰ اُس شخص سے بدلہ لیتا اور جس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوتے تو اللہ کریم اُس کو انعام واکرام سے نوازتا۔ ضعیف الجسم اور نحیف البدن (کمزور وناتواں) ہونے کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نَوافل کثیر تعداد میں ادا فرماتے اور ذِکر واَذکار میں مصروف رہتے تھے۔

ولقد كان يخبر بالأمر قبل وقوعه، فيقع كما أخبر به.[16]

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر اُمور کے واقعہ ہونے سے پہلے اُن کی خبر دے دیا کرتے تھے اور جس طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے رونما ہونے کی اطلاع دیتے تھے اُسی طرح ہی واقعات پذیر ہوتے تھے۔

(بہجۃ الاسرار، صفحہ نمبر ۸۹، قلائد الجواہر، صفحہ نمبر ۳ مطبوعہ مصر، نفحات الانس فارسی، صفحہ نمبر ۳۵۱، سفینۃ الاولیاء، صفحہ نمبر ۶۳)

---

[15] (قلائد الجواهر في مناقب عبد القادر، ص3، المطبعة العثمانية، 1885م)

حافظ ذہبی اور حافظ ابنِ رجب نے ابو صالح عبد اللہ بن جنگی دوست لکھا ہے مگر یہ خلافِ صواب ہے۔ (اُویسی)

فائدہ: اور امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے "ابو صالح" غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت لکھی ہے۔ لیکن صحیح وہی ہے کہ یہ کنیت حضرت جنگی دوست کی ہے۔

تمام حضرات تفصیلی حالات ودلائل وعجائبات وتحقیق فقیر کی تصنیف "ہمہ خانہ چراغ" میں پڑھئے۔

[16] (بهجة الأسرار ومعدن الأسرار، ذكر نسبه وصفته رضي الله عنه، ص172، دار الكتب العلمية، بيروت لبنان، 2002م)

(قلائد الجواهر في مناقب عبد القادر، ص3، المطبعة العثمانية، 1885م)

قافلہ کی مدد فرمانا: حضرت ابو عبد اللہ قزوینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض اَحباب ایک قافلہ کے ہمراہ سمر قند کی طرف تجارت کا مال لے کر گئے۔ جب وہ ایک صحرا میں پہنچے تو اُن پر ڈاکوؤں کے گروہ نے حملہ کر دیا۔ قافلہ والوں کا بیان ہے کہ ہم نے اِس مشکل کے وقت شیخ عبد اللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ کو پکارا تو ہم نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے درمیان تشریف فرماہیں اور ''سبوح قدوس ربنا اللہ، تفرقي يا خيل الله عنا'' پڑھ رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ پڑھنا ہی تھا کہ تمام ڈاکو جو سوار تھے منتشر ہو کر کچھ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ گئے اور کچھ جنگل کی طرف بھاگ گئے اور ہم اُن ڈاکوؤں سے محفوظ رہے۔ بعد ازیں(اس کے بعد) ہم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہر چند تلاش کیا مگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ پایا۔ جب ہم جیلان واپس آئے تو ہم نے یہ ڈاکوؤں والا واقعہ بیان کیا تو اُن لوگوں نے حلفاً کہ ''واللہ ما غاب الشیخ عنا''[17] یعنی اس اثناء میں شیخ بالکل غائب نہیں ہوئے۔ (بهجة الاسرار، صفحه نمبر ۸۹، قلائد الجواهر، صفحه نمبر ۳)

حضرت ابوصالح سیّد موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ تعالیٰ عنہ: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدِ محترم تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسمِ گرامی سیّد موسیٰ، کنیت ابو صالح اور لقب جنگی دوست تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیلان شریف کے اکابر مشائخ میں سے تھے۔

لقب کی وجہ تسمیہ: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب جنگی دوست اِس لئے تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خالصاً نفس کشی اور ریاضتِ شرعی میں فردِ واحد(بے مثال) تھے۔ نیکی کے کاموں کے حکم کرنے اور بُرائی سے روکنے کے لئے مردِ دلیر تھے۔ اِس معاملہ میں اپنی جان تک کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ منقول ہے ملاحظہ فرمائیں:

ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جامع مسجد کو جارہے تھے کہ خلیفہ وقت کے چند ملازِم شراب کے مٹکے نہایت ہی احتیاط سے سروں پر اُٹھائے جارہے تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اُن کی طرف دیکھا تو غصہ سے اِن مٹکوں کو توڑ دیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تقدّس اور بزرگی کے سامنے کسی ملازِم کو دُم مارنے کی جرأت نہ ہوئی، خلیفہ وقت کے سامنے اُنہوں نے واقعہ کا اظہار کیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف خلیفہ وقت کو اُبھارا۔

خلیفہ: سیّد موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فوراً میرے دربار میں پیش کرو۔

حضرت سیّد موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربار میں تشریف لے آئے، خلیفہ اُس وقت غیظ و غضب سے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

خلیفہ: (للکار کر کہتا ہے) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کون ہیں، جنہوں نے میرے ملازِمین کی محنت کو رائیگاں کر دیا؟

حضرت سیّد موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: میں مُحتسِب(احتساب کرنے والا) ہوں اور میں نے اپنا فرضِ منصبی ادا کیا ہے۔

خلیفہ: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس کے حکم سے مُحتسِب مقرر کئے گئے ہیں؟

حضرت سیّد موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: (رُعب انگیز لہجہ میں) جس کے حکم سے تم حکومت کر رہے ہو، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اِس اِرشاد پر خلیفہ پر ایسی رقّت طاری ہوئی کہ سر بزانو ہو گیا(زانوں پر بیٹھ گیا) اور تھوڑی دیر کے بعد سر کو اُٹھا کر عرض کرتا ہے:

---

[17] (بهجة الأسرار ومعدن الأسرار، ذكر نسبه وصفته رضي الله عنه، ص172، دار الكتب العلمية، بيروت لبنان، 2002م)
(قلائد الجواهر في مناقب عبد القادر، ص3، المطبعة العثمانية، 1885م)

حضورِ والا! "أمر بالمعروف اورنهی عن المنکر" سے بڑھ کر مٹکوں کو توڑنے میں کیا حکمت ہے؟

حضرت سیّد موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: تمہارے حال پر شفقت کرتے ہوئے نیز تجھ کو دنیا اور آخرت کی رُسوائی اور ذلت سے بچانے کی خاطر۔ خلیفہ پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اِس حکیمانہ گفتگو کا بہت اثر ہوا اور متاثر ہو کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں عرض گزار ہوا: عالی جاہ! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری طرف سے بھی مُحتسِب کے عہدہ پر مامور ہیں۔

حضرت سیّد موسیٰ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ: (اپنے متوکلانہ انداز میں) جب میں مامور عن الحق ہوں پھر مجھے مامور عن الخلق ہونے کی کیا پرواہ ہے۔ اُس دن سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگی دوست کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

سیّدہ عائشہ رحمۃاللّٰہ علیہا: آپ رحمۃ اللہ علیہا سیّدنا غوثِ صمدانی قدس سرہ' النورانی کی پھوپھی جان تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا کا نامِ مبارک عائشہ کنیت اُمِ محمد تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا بہت بڑی عابدہ، زاہدہ اور عارفہ تھیں۔

شیخ ابو العباس احمد وابو صالح عبد الطبقی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جیلان شریف میں خشک سالی کا قحط پڑا۔ لوگوں نے ہر چند دعائیں مانگیں۔ نمازِ اِستسقاء بھی ادا کی مگر بارش نہ ہوئی۔

آخر کار لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی جان کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہا دعا فرمائیں کہ اللہ کریم بارش نازل فرمائے۔

فقامت إلی رحبة بينها وكنست الأرض وقالت: يا رب أنا كنست فرش أنت [18]

آپ رحمۃ اللہ علیہا نے اپنے گھر کے صحن میں کھڑے ہو کر جھاڑو دی اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کی کہ "اے میرے پروردگار! میں نے زمین کو صاف کر دیا ہے تو اِس پر چھڑکاؤ کر دے۔" آپ رحمۃ اللہ علیہا کی یہ عرض کرنے کی دیر تھی کہ آسمان سے موسلادھار بارش شروع ہو گئی اور لوگ بارش میں بھیگتے ہوئے اپنے گھروں میں واپس گئے۔

یہاں صرف نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ تفصیل کے لئے رسالہ "اُمّ خانہ چراغ" دیکھئے۔

رقمہ قلم القادری ابی الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ'

۱۲ شوال ۱۴۱۸ھ

بہاولپور، پاکستان

[18] (الروض الزاهر في مناقب الشيخ عبد القادر، ذكر نسبه، ص61، دار الكتب العلمية، بيروت لبنان، 2008م)

(قلائد الجواهر في مناقب عبد القادر، ص10، المطبعة العثمانية، 1885م)